زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 15 دسمبر 2025ء کی دوپہر بارہ بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر
جناب محمد امین خان لودھی	ڈپٹی گورنر
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء کے امکانات

1۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو 27 اکتوبر 2025ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد ہونے والی عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو گذشتہ اجلاس کے بعد سامنے آنے والے عالمی رجحانات اور پیش رفت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ تیل اور زرعی اجناس کی عالمی قیمتوں میں بالترتیب 6.0 فیصد اور 3.9 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ دھاتوں کی قیمتوں میں 6.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اکتوبر 2025ء میں ترقی یافتہ معیشتوں کی عمومی مہنگائی میں معمولی اضافہ ہوا، تاہم ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں یہ کم رہی۔ نومبر 2025ء میں بیشتر مرکزی بینکوں نے محتاط رویہ اپنایا اور پالیسی ریٹ کو بغیر کسی تبدیلی کے برقرار رکھا۔ اسٹاف نے یہ نشاندہی بھی کی کہ اگرچہ پاکستان کی امریکی مارکیٹ کو برآمدات میں معتدل اضافہ ہوا ہے، تاہم امریکی تجارتی ٹیرف کے نفاذ کے بعد امریکہ کے علاوہ پاکستان کی دیگر ممالک کو برآمدات میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں دیکھی گئی۔

3۔ اس کے بعد اسٹاف نے حقیقی شعبے میں ہونے والی پیش رفت کو سیٹلائٹ پر مبنی پیمانوں اور بلند فریکوینسی کے حامل روایتی اظہاریوں کے ذریعے پیش کیا۔ رات کے وقت روشنی کی شدت کے اعداد و شمار بڑے شہری علاقوں میں بہتری کے عکاس تھے، جبکہ گیس کے اخراج کے رجحانات جولائی تا اکتوبر مالی سال 26ء کے دوران صرف اور مینوفیکچرنگ سرگرمیوں میں مسلسل بہتری کو ظاہر کرتے ہیں، تاہم مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں کچھ اعتدال دیکھا گیا۔ گاڑیوں، سیمنٹ اور کھاد کی فروخت، اور مشینری و ثانوی اشیا کی درآمدات جیسے بلند فریکوینسی کے اظہاریوں سے بھی جولائی تا اکتوبر مالی سال 26ء کے دوران معاشی سرگرمی میں بہتری کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اہم ذیلی شعبوں میں مضبوط اور وسیع البنیاد نمو کی بدولت بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) میں مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.1 فیصد سال بسال نمو

ہوئی، جو اس سے پچھلی تین سہ ماہیوں میں سکڑاؤ کے بعد مسلسل دوسری سہ ماہی میں نمو کی عکاس ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں یہ پیش رفت خدمات کے شعبے کے لیے خوش آئند ہے، تاہم اسٹاف نے حالیہ عرصے میں برآمدی نوعیت کے شعبوں اور ملازمتوں کے اشتہارات سے متعلق اظہاریوں میں کچھ سست رفتاری کو بھی اجاگر کیا۔

4۔ معاشی منظرنامے کے حوالے سے اسٹاف نے بتایا کہ ربیع کی فصلوں کے لیے حالات کافی سازگار ہیں، جس کی عکاسی پانی کی دستیابی، موسمی رجحانات اور مٹی میں نمی کی سطح میں بہتری سے ہوتی ہے۔ گندم کی بوائی کی رفتار بڑھی ہے، جسے نباتاتی صحت میں بہتری سے تقویت ملی ہے۔ وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے گندم کی کاشت کا ہدف گذشتہ سال کی سطح سے 6.3 فیصد زیادہ مقرر کیا ہے، اور تازہ ترین دستیاب معلومات کی بنیاد پر اس ہدف کے حاصل ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح، خام مال کی سازگار صورت حال کے باعث گندم کی پیداوار میں بھی بہتری متوقع ہے۔ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) نے مالی سال 22ء کے بعد پہلی سہ ماہی کی سب سے بلند نمو درج کی، جو صنعتی شعبے کے لیے خوش آئند ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں یہ مثبت پیش رفت خدمات کے شعبے کی سرگرمیوں کے لیے بھی بالواسطہ طور پر معاون ثابت ہونے کی توقع ہے۔ ان پیش رفتوں کی روشنی میں مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرحِ نمو 3.25 تا 4.25 فیصد کے بالائی نصف حصے میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ عملے نے اس منظرنامے کو درپیش خطرات کی نشاندہی بھی کی، جو بنیادی طور پر برآمدات کے لیے غیر یقینی عالمی ماحول اور ملکی رسد میں حالیہ تعطل کے باعث پیدا ہو رہے ہیں۔

5۔ کمیٹی نے لیبر فورس سروے 2024–25ء کے اہم مشاہدات کا بھی جائزہ لیا، جس میں اسٹاف نے بتایا کہ لیبر فورس اور روزگار، دونوں نے سالانہ بنیاد پر ترقی کی۔ تاہم، بے روزگاری کی شرح جو پچھلے سروے 2020–21ء میں 6.3 فیصد تھی، بڑھ کر 7.1 فیصد ہوگئی۔

6۔ بیرونی شعبے میں حالیہ پیش رفت پر اسٹاف نے توجہ دلائی کہ اکتوبر 2025ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں رہا، جس کی بنیادی وجہ تجارتی اور بنیادی آمدنی کے خساروں میں اضافہ تھا۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 26ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ کا مجموعی خسارہ بڑی حد تک کمیٹی کی توقعات کے مطابق رہا۔ برآمدات میں نمو جولائی 2025ء سے کم ہو رہی ہے، اور جولائی تا اکتوبر مالی سال 26ء کے دوران سال بہ سال 2.0 فیصد تک پہنچ گئی ہے، اس کی بنیادی وجہ چاول کی کم برآمدات اور غذائی اشیا کی برآمدات میں سست روی ہے۔ دوسری طرف درآمدات اسی مدت کے دوران سال بہ سال 9.6 فیصد کی رفتار سے بڑھیں، جو بہتر اقتصادی سرگرمیوں اور نان تیل زمروں کے زیرِ اثر تھا، کیونکہ تیل کی عالمی قیمتیں سازگار ہونے سے تیل کے درآمدی اخراجات کچھ کم ہوئے۔ کارکنوں کی بھیجی گئی ترسیلات مستحکم رہیں، اور اسی مدت کے دوران ان میں 9.3 فیصد (سال بہ سال) نمو ہوئی۔ مالی کھاتے میں خالص آمدن اکتوبر 2025ء میں 140 ملین ڈالر رہی۔

7۔ بیرونی شعبے کے منظرنامے پر کمیٹی نے محسوس کیا کہ کرنٹ اکاؤنٹ کا تجزیہ بڑی حد تک پچھلے اجلاس جیسا ہی ہے۔ برآمدات کا منظرنامہ زیادہ دشوار ہو گیا ہے، جس کی بنیادی وجہ چاول کی برآمدات کی متوقع آمدنی میں کمی، مغربی سرحد کی بندش اور بڑھتی ہوئی مسابقت کے درمیان بلند قدر والی ٹیکسٹائل برآمدات میں معتدل کمی ہے۔ تاہم، درآمدات سابقہ توقع سے کچھ کم رہیں گی جس کی بنیادی وجہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کی سازگاری ہے۔ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر اور بنیادی آمدنی کے توازن کا منظرنامہ بڑی حد تک برقرار رہے گا۔ مجموعی طور پر مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے صفر سے ایک فیصد کی پیشگوئی کی حد میں رہے گا۔ توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) اور ریزیلیئنس اینڈ سسٹین ایبلٹی سہولت (آر ایس ایف) کے کامیاب جائزوں کے بعد آئی ایم ایف سے تقریباً 1.2 ارب ڈالر وصولی اور بین البینک بازار سے اسٹیٹ بینک کی جاری خریداریوں کے سبب اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر دسمبر 2025ء کے 15.5 ارب ڈالر کے ہدف کو عبور کر گئے۔ اس کے علاوہ، طے شدہ بقایا متوقع آمدنی کی وصولی سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر جون 2026ء تک تقریباً 17.8 ارب ڈالر تک پہنچنے کا تخمینہ ہے۔ کمیٹی نے مالی سال 26ء میں بیرونی شعبے پر ممکنہ خطرات کا بھی جائزہ لیا، جس میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، پاک افغان سرحد پر طویل مدتی تعطل، اور طے شدہ مالی رقوم کی عدم وصولی شامل ہیں۔

8۔ مالیاتی پیش رفت کے بارے میں اسٹاف نے بتایا کہ مالیاتی استحکام جاری رہا، مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے حکومت کو معقول منافع منتقل کیا۔ اسی سہ ماہی کے دوران مالیاتی سرپلس جی ڈی پی کا 1.7 فیصد اور بنیادی سرپلس 2.8 فیصد درج ہوا۔ تاہم، ایف بی آر جولائی تا نومبر مالی سال 26ء کے دوران ٹیکس وصولی کا اپنا ہدف 419 ارب روپے کے فرق سے پورا نہ کر سکا۔ یہ کمی دراصل براہ راست ٹیکس کم رہنے اور کم سیلز ٹیکس کی وجہ سے ہوئی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال کے باقی سات مہینوں میں وصولی کی شرح تیز کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ ایف بی آر مالی سال 26ء کا ہدف پورا کرسکے۔ مستقبل کے حوالے سے اسٹاف نے رائے دی کہ مالیاتی استحکام جاری رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، یہ بھی واضح کیا گیا کہ بنیادی توازن کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ کمیٹی نے مالیاتی منظرنامے کے ممکنہ خطرات پر بھی غور کیا، جن میں توقع سے کم ترقیاتی اخراجات اور اضافی ٹیکس آمدنی کی ہدف کے مقابلے میں کمی شامل ہیں۔

9۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ زرِ وسیع (ایم ٹو) کی شرح نمو 28 نومبر 2025ء تک سال بسال 14.9 فیصد ہوگئی، جو 10 اکتوبر 2025ء کو 12.3 فیصد تھی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثوں کی طرف سے زیادہ حصہ داری سے ہوا، جو جدولی بینکوں سے بڑھتی ہوئی میزانی قرض گیری کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ معمولی سا کم ہوا۔ ایم ٹو کے واجبات کے پہلو سے زیرِ گردش کرنسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے کم و بیش برقرار رہی، جبکہ ڈپازٹس کی رقم کا حصہ بڑھ گیا، چنانچہ کرنسی اور ڈپازٹ کا جو تناسب 10 اکتوبر 2025ء کو 37.6 فیصد تھا، کم ہوکر 28 نومبر 2025ء کو 36.1 فیصد ہوگیا۔ زرِ بنیاد کی نمو بھی 28 نومبر 2025ء تک سالانہ بنیاد پر بڑھ کر 17.0 فیصد ہوگئی، جو 10 اکتوبر 2025ء کو 15.3 فیصد تھی۔ بیشتر اضافہ اسٹیٹ بینک سے خالص ملکی اثاثوں کی زیادہ نمو کی وجہ سے ہوا، جبکہ اسی مدت کے دوران زرِ بنیاد کی نمو میں خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ کم ہوا۔

10۔ عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ 28 نومبر 2025ء تک نجی شعبے کے قرضوں (پی ایس سی) کی نمو 0.3 فیصد سال بسال گھٹ گئی، جبکہ زری پالیسی کمیٹی کی گذشتہ جائزہ مدت کے دوران اس میں 15.2 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ یہ کمی مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گذشتہ سال کے ایڈوانس اور ڈپازٹ شرح (اے ڈی آر) سے متعلق ٹیکس پالیسی کے باعث نجی شعبے کے قرضوں میں غیر معمولی اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ مجموعی بنیاد پر، جولائی تا نومبر مالی سال 26ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کا حجم 187 ارب روپے رہا، جو خاصی حد تک تاریخی اوسط کے مطابق ہے۔ ٹیکسٹائل اور کیمیکلز جیسے اہم صنعتی شعبے، بہ وزن اوسط شرحِ قرض گاری (ڈبلیو اے ایل آر) میں کمی کے رجحان کے سبب نمایاں قرض گیروں میں شامل تھے۔ مالی حالات میں بہتری نے صارفی مالکاری میں اضافے کی بھی راہ ہموار کی، خاص طور پر آٹو فنانسنگ میں۔

11۔ اسٹاف نے مہنگائی کی حالیہ پیش رفت سے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ اکتوبر اور نومبر 2025ء میں مہنگائی بڑھ کر بالترتیب 6.2 فیصد اور 6.1 فیصد ہوگئی، جو ستمبر 2025ء میں 5.6 فیصد تھی۔ مہنگائی میں یہ اضافہ رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کے باعث غذائی مہنگائی میں بتدریج اضافے کے باعث ہوا۔ سیلاب سے متعلق اثرات میں کمی کے ساتھ توقع ہے کہ قریبی مدت میں غذائی مہنگائی میں کمی آئے گی۔ بالخصوص، حساس اشاریہ قیمت (SPI) سے حاصل ہونے والے بلند تعدّد (high frequency) کے اعدادوشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چینی اور تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتوں میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر نمایاں کمی آئی ہے۔ توانائی کی مہنگائی میں اضافے کا رجحان سابقہ تخمینوں کے مطابق برقرار رہا۔ قوزی مہنگائی نسبتاً مستحکم رہی اور اکتوبر 2025ء میں بڑھ کر 7.9 فیصد ہوگئی، جس کے بعد نومبر 2025ء میں کم ہوکر 7.3 فیصد رہ گئی۔

12۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ گذشتہ جائزے سے تاحال مہنگائی کے منظرنامے میں بحیثیتِ مجموعی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مالی سال 26ء اور مالی سال 27ء کے دوران اوسط مہنگائی کا اپنی وسط مدتی ہدفی حد کے اندر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، مالی سال 26ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی چند ماہ کے لیے 5 سے 7 فیصد کے ہدف کی حد سے تجاوز کر جائے گی، جو بعدازاں مالی سال 27ء میں ہدفی حد میں واپس آجائے گی۔ اسٹاف نے اس پیش گوئی کو لاحق متعدد خطرات کی نشاندہی بھی کی، جن میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور توانائی کے سرکاری نرخوں میں غیر متوقع ردوبدل شامل ہیں۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

13۔ اسٹاف نے زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے بتایا کہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران شبینہ ریپوریٹ اوسطاً 11.03 فیصد رہا، جو 11.0 فیصد کے ہدف کے بہت قریب ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی معاونت، جو بنیادی طور پر روایتی بینکوں کو فراہم کی جاتی ہے، موجودہ جائزہ مدت کے دوران 137 ارب روپے سے بڑھ کر 12.9 ٹریلین روپے ہوگئی۔

14۔ اکتوبر 2025ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھے جانے کے بعد قلیل مدتی یافتیں مجموعی طور پر مستحکم رہیں، جبکہ بالخصوص پانچ سالہ طویل مدتی یافتوں میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ ایم ٹی بیز میں خالص واپسی ہوئی کیونکہ حکومت نے مارکیٹ کی بھرپور شرکت کے باوجود مقررہ ہدف سے کم رقم قبول کی۔

15۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ جائزہ مدت کے دوران منعقد ہونے والی رواں شرح پی آئی بیز کی چار نیلامیوں میں سے دو میں حکومت نے اعلان کردہ ہدف سے کم پیشکشیں قبول کیں، جبکہ معین شرح پی آئی بیز کے معاملے میں پیشکشوں کی قبولیت زیادہ نمایاں تھی۔ یہ طویل مدتی معین شرحوں کے لیے قرض گیری کی جانب بدستور ترجیح کا اشارہ ہے۔ حکومتی سیکیورٹیز کے واجب الادا قرضوں کا خاکہ ٔعرصیت زری پالیسی کے گذشتہ جائزے کے بعد مجموعی طور پر تبدیل نہیں ہوا۔ حکومت کے تقریباً 55 فیصد تمسکات کی عرصیت 3 سال سے زائد ہے، جبکہ بڑھتی ہوئی میزانیہ ضروریات کے باعث دسمبر 2025ء میں حکومتی تمسکات کا بقایا اسٹاک تھوڑا سا بڑھ گیا۔

16۔ اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ ریاستی یافتیں اور تفاوت میں بدستور نرمی آئی، جو ملک کی بیرونی صورتِ حال میں مزید بہتری کا مظہر ہے۔

17۔ زرمبادلہ کی منڈی میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ زیرِ جائزہ مدت میں اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں 0.4 فیصد تخفیف ہوئی۔

ماڈل پر جانچ

18۔ عملے نے کمیٹی کو غیر تبدیل شدہ خط بنیاد اور پالیسی ریٹس کی متبادل سمتوں کی بنیاد پر مہنگائی کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، عملے نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے مختلف مفروضات کی بنیاد پر بھی مہنگائی کے تخمینے پیش کیے۔

19۔ اقتصادی پیش رفتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے مختلف منظرناموں کے تحت مہنگائی کو ہدف کے دائرے میں رکھنے کے لیے زری پالیسی کے مناسب موقف پر تبادلہ خیال کیا۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک سرویز کے نتائج

20۔ عملے نے موجودہ معاشی حالات اور مستقبل کے امکانات کے حوالے سے زری پالیسی کمیٹی کو معاشی ایجنٹس نیٹ ورک سے حاصل ہونے والی معلومات سے آگاہ کیا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ بڑے فصلوں کے لحاظ سے ربیع کے موسم کا منظر نامہ بہتر ہوا ہے، اور بالخصوص اعانتی نرخوں کے اعلان کے بعد گندم کی بوائی میں کاشت کاروں کی گہری دلچسپی دیکھی گئی ہے، گوکہ خریداری کے حکومتی طریقہ کار کی اثر انگیزی کے حوالے سے خدشات موجود ہیں۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے گنا، مکئی، کنولہ اور سرسوں کے لیے بھی مستقبل کا منظر نامہ مستحکم ہوا ہے۔ غیر زرعی شعبوں میں ملکی طلب بہتر ہونے کے باعث صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں بہتری آئی، خاص طور پر گاڑیوں، تعمیراتی سرگرمیوں، ٹیکسٹائل اور کیمیکلز کے زمروں میں۔ تاہم، متعلقہ فریقوں نے پاک-افغان سرحدی صورت حال، ٹیکسٹائل مارکیٹوں بالخصوص یورپی یونین میں برآمدی مسابقت کشیدہ ہونے، اور حال ہی میں اشیا سازی کے شعبے کے لیے اعلان کردہ حکومتی توانائی پیکیج کے محدود اثرات سے پیدا ہونے والے خطرات کی نشاندہی کی۔

21۔ عملے نے کمیٹی کو نومبر اور دسمبر 2025ء میں کیے گئے اسٹیٹ بینک کے مختلف سرویز کے نتائج کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ ان مہینوں کے دوران صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی آئندہ بارہ مہینوں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی آئی، جو سیلاب کے بعد رسدی زنجیر کے معمول پر آنے کی عکاسی کرتا ہے۔ صارفین کے اعتماد میں معمولی کمی دیکھی گئی، تاہم یہ پھر بھی اپنی طویل مدتی اوسط سے اوپر تھا۔ مزید برآں، یہ سطح فروری 2025ء سے لگ بھگ برقرار ہے، جس میں گھرانوں کے مالی حالات اور ملازمتی توقعات میں بتدریج بہتری کا کردار ہے۔ دسمبر 2025ء میں اعتمادِ کاروبار اور پیداواری استعداد کا استعمال تھوڑا سا بہتر ہوا۔ اگرچہ اس میں معمولی کمی تو آئی، تاہم مستقبل بین پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس بھی 50 کی حد سے اوپر رہا جو آئندہ مہینوں میں متوقع معاشی سرگرمیوں کے بارے میں قدرے مثبت نظریات کا اظہار ہے۔

22۔ عملے نے کمیٹی کو دسمبر 2025ء میں پیشہ ور فورکاسٹرز کے سروے نتائج کے بارے میں بھی بتایا۔ معاشی سرگرمیوں میں بہتری سے منطبق، فورکاسٹرز زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کی نسبت مہنگائی کے وسط مدتی تخمینوں میں کمی کر دی، جبکہ نمو کے وسط مدتی تخمینوں میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں کی۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

23۔ زری پالیسی کمیٹی نے نو میں سے چھ ارکان کی کثرت رائے کی بنا پر 16 دسمبر 2025ء سے نافذ العمل پالیسی ریٹ کو 50 بی پی ایس کم کرکے 10.5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک رکن نے موجودہ ریٹ برقرار رکھنے اور دو ارکان نے پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس کم کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- 16 دسمبر 2025ء سے نافذ العمل ، پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس کم کرکے 10.5 فیصد کردیا گیا ۔
- زری پالیسی بیان — دسمبر 2025ء منظور کیاجاتا ہے ۔